Mujalla Islami Fikr-o-Tahzeeb (MIFT)

Volume ۴ Issue ۲, Spring ۲۰۲۴

ISSN(P): ۲۷۹۰ ۸۲۱۶ ISSN(E): ۲۷۹۰ ۸۲۲۴

Homepage: https://journals.umt.edu.pk/index.php/mift

Article QR

مہاجرین اور پناہ گزینوں کے مسائل کا حل: اسلام کے معاشی نظام کے تناظر میں

Title: **Refugee and Migrant Challenges: Solutions in Light of the Islamic Economic System**

Author (s): Muhammad Azhar Abbasi [۱]

Affiliation (s): ۱ Minhaj University, Lahore, Pakistan.

DOI: https://doi.org/۱۰.۳۲۳۵۰/mift.۴۲.۰۳

History: Received: August ۲۳, ۲۰۲۴, Revised: October ۱۲, ۲۰۲۴, Accepted: October ۲۷, ۲۰۲۴, Published: December ۲۸, ۲۰۲۴

Citation: Abbasi, Muhammad Azhar. “Refugee and Migrant Challenges: Solutions in Light of the Islamic Economic System.” *Mujalla Islami Fikr-o-Tahzeeb* ۴, no. ۲ (۲۰۲۴): ۲۵–۴۲. https://doi.org/۱۰.۳۲۳۵۰/mift.۴۲.۰۳

Copyright: © The Authors

Licensing: This article is open access and is distributed under the terms of Creative Commons Attribution ۴.۰ International License

Conflict of Interest: Author(s) declared no conflict of interest

A publication of
Department of Islamic Thought and Civilization, School of Social Sciences and Humanities University of Management and Technology, Lahore, Pakistan

مہاجرین اور پناہ گزینوں کے مسائل کا حل: اسلام کے معاشی نظام کے تناظر میں

Refugee and Migrant Challenges: Solutions in Light of the Islamic Economic System

Abdul Basit *

Minhaj University, Lahore, Pakistan.

Abstract

Migration to Madinah is the first brick of the Islamic civilization, on which the foundations of the grand castle of Islamic civilization were raised. Islam is the name of sincerity and loyalty and it teaches mutual love and cooperation in social life. Brotherhood was the first revolutionary process of Madinah state which played a key role for the stability of people who migrated from Makkah to Madina. Today, a large number of refugees specially belong to Muslim countries are homeless and suffering basic life needs because of wars, economic deprivation and social injustice. This research paper explores potential solutions to address the challenges faced by refugees within the framework of Islamic economic systems. The study explains how Islamic economic system can contribute to relieving the plight of refugees by emphasizing social justice, ethical considerations, and equitable resources distribution. The paper explores into specific Islamic economic concepts, such as Zakat and Waqf, as potential instruments for providing sustainable support to refugee populations. By analysing the compatibility between Islamic economic principles and the needs of refugees, the research aims to contribute valuable insights for policymakers, practitioners, and scholars seeking effective strategies grounded in Islamic values to address the refugee crisis.

Keywords: Migrants and Refugees, Resettlement, Islamic Finance, Waqf, Zakat

۱۔ ابتدائیہ

ہجرت، انسانی تاریخ میں ایک متحرک اور کثیر جہتی عمل ہے یہ عمل جغرافیائی حدود سے ماوراہے۔ زمانہ قدیم سے لے کر جدید دور تک انسان ہجرت کی حالت میں رہاہے۔ اگر یہ کہا جائے کہ ہجرت انسانی فطرت میں شامل ہے تو غلط نہ ہو گا۔ اس کرہ ارضی پر ہجرت ایک عام انسانی سرگرمی ہے۔ انسان ہمیشہ ایک ملک، علاقے، اور رہنے کی جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوتا رہتاہے۔ ہجرت اس زمین پر اس وقت تک جاری رہے گی جب تک انسان اس زمین پر موجود ہیں۔ انسان اپنی ابتداء سے ہی بہتر معاش، خوراک، رہائش اور دیگر ضروریات زندگی کی خاطر ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوتے رہے ہیں۔ جس کی وجہ سے نئے خطے، نئے ملک، نئی ثقافتیں اور نئی قومیں ظہور پذیر ہوتی رہی ہیں ۔ ہجرت کا عمل اقتصادی ترقی، غربت اور انسانی حقوق سمیت بے شمار عالمی مسائل سے منسلک ہے۔ اس کے بہت سے تعلیمی، تربیتی، سماجی اور معاشی فوائد ہو سکتے ہیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہ عمل بے شمار مسائل کا سامنا بھی کرتا ہے۔ مقالہ ہذا میں ہجرت کا اسلامی تصور، اس کی تاریخ، اس کی اقسام اور اسباب و علل کو بیان کیا جائے گا نیز اسلامی معاشی نظام کے تحت عصر حاضر میں مہاجرین اور پناہ گزینوں کو درپیش مسائل اور ان کے حل کا جائزہ لیا جائے گا۔

*Corresponding author: dr.azhar.mul@gmail.com

۲۔ ہجرت کا مفہوم

ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہونے کو ہجرت کہتے ہیں۔ اس لفظ کا مادہ (ھ، ج اور ر) ہے۔ صاحب مختار الصحاح لکھتے ہیں:

(الہجر) : ضد الوصل ، وبابه نصر ، (ہجرانا) ایضا، والاسم (الہجرة) (والمہاجرة : من ارض الى ارض : ترک الاولى للثانیه ۔[1]

ہجر کا لفظ وصل کی ضد ہے یہ باب نصر ینصر سے آتا ہے اس کا مصدر ہجران ہے، ہجرت اور مہاجرت اسم ہے اور اس سے مراد ایک زمین سے دوسرے زمین میں منتقل ہونا ہے اور پہلی جگہ کو دوسری جگہ کے چھوڑ دینا ہے۔

ابن منظور افریقی ہجرت کی اصطلاحی تعریف میں لکھتے ہیں:

هي الانتقال المكاني أو الجغرافي لفرد او لجماعة [2]

یہ کسی فرد یا گروہ کی مقامی یا جغرافیائی نقل و حرکت ہے۔

یعنی کسی فرد واحد یا جماعت کا ایک خطے سے دوسرے خطے کی طرف منتقل ہونا ہجرت کہلاتا ہے۔

۳۔ ہجرت کی تاریخ

ہجرت کی تاریخ اتنی ہی پرانی ہے جتنی خود تاریخ انسانی بلکہ سیدنا آدم علیہ اسلام کا جنت سے نکلنا اور زمین پر آباد ہونا بھی ایک عظیم ہجرت کا نتیجہ تھا گویا اس کرہ ارض پر انسانی تہذیب کا نقطہ آغاز ہی ہجرت تھی کتاب زندگی کے پہلے باب کا آغاز ہی لفظ ہجرت سے ہوتا ہے۔ ہجرت کا بنیادی سبب عموماً معاشی خوشحالی کی تلاش ہے۔ آج روزگار کی تلاش میں تیسری دنیا کے لوگ ترقی یافتہ ممالک میں نقل مکانی پر مجبور ہوتے ہیں اور بعض قانونی رکاوٹوں کے دور ہونے کے منتظر رہتے ہیں۔ تارکین وطن کا مسئلہ پوری دنیا میں گھمبیر صورت اختیار کر گیا ہے یہ اپنے آبائی وطن سے جذباتی وابستگیوں کے انقطاع کا معاملہ نہیں بلکہ یہ اپنے اور اپنے بچوں کے لئے آسودہ لمحوں کی تلاش کا مسئلہ ہے، آسودہ لمحوں کی تلاش کا یہ سفر آج بھی جاری ہے اور قیامت تک جاری رہے گا پوری تاریخ انسانی ہی مہاجرت کی تاریخ ہے۔ قرآن نے کئی ایک مقامات پر فضائل ہجرت بیان کرتے ہوئے ہجرت کی اہمیت کو واضح کیا ہے۔ اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے:

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالَّذِينَ آوَوْا وَنَصَرُوا أُولَئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ (۷۴) وَالَّذِينَ آمَنُوا مِنْ بَعْدُ وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا مَعَكُمْ فَأُولَئِكَ مِنْكُمْ۔[3]

اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور جن لوگوں نے (راہ خدا میں گھر بار اور وطن قربان کر دینے والوں کو) جگہ دی اور (ان کی) مدد کی، وہی لوگ حقیقت میں سچے مسلمان ہیں، ان ہی کے لئے بخشش اور عزت کی روزی

---

[1] الرازی، محمد بن ابو بکر، **مختار الصحاح** (بیروت: دائرۃ المعاجم فی مکتبہ لبنان، ۱۹۸۶ء)، ۲۸۸۔

[2] افریقی، ابن منظور، **لسان العرب**، (القاہرہ: دار المعارف، ۱۹۸۵ء)، ۶: ۴۶۱۷۔

[3] الانفال، ۸: ۷۴، ۷۵۔

ہے۔ اور جو لوگ اس کے بعد ایمان لائے اور انہوں نے راہِ حق میں (قربانی دیتے ہوئے) گھر بار چھوڑ دیئے اور (عدل و انصاف اور امن و سلامتی کے نوزائدہ نظام کو متزلزل کرنے والے حملہ آور اور جارِح دشمنوں کے خلاف) تمہارے ساتھ مل کر (دفاعی) جہاد کیا تو وہ لوگ (بھی) تم ہی میں سے ہیں۔

قرآن کریم میں تین مقامات پر ایمان ہجرت اور جہاد کو یکجا کر دیا گیا ہے، دو دیگر مقامات پر ان کے ساتھ پناہ دینے اور مدد کرنے (انصار کے عمل کا بھی ذکر ہے، مہاجرین اور انصار کے باہمی تعلق کا ذکر تین مقامات پر ان کلمات کے ساتھ کیا گیا ہے۔

۱) یہ ایک دوسرے کے دوست اور مددگار ہیں۔

۲) یہ دونوں طبقات (مہاجرین و انصار) سچے ایمان والے ہیں۔

۳) یہ دونوں ایک ہی ہیں۔

بالفاظ دیگر مہاجرین اور انصار ایک ہی ہیں، یہ ایمان کے بندھن میں بندھے ہوئے ہیں ان کے درمیان مواخات قائم ہے، بھائی چارے کی فضا برقرار ہے اور وہ مل کر ایک ہی مقصد کے لئے کے لئے کوشاں رہتے ہیں، اسلام کا عملی نفاذ ان کا مقصود و مطلوب ہے۔ قرآن مجید نے ہجرت کو بعد از ایمان، مواخات، بھائی چارے یکجہتی اور اتفاق و اتحاد کے ساتھ ایک مضبوط، بنیاد قرار دیا ہے۔ قرآن کریم، اسلام کی آمد سے پہلے بہت سے انبیاء کرام جیسے حضرت آدم، حضرت ابراہیم، حضرت لوط، حضرت یونس، حضرت یعقوب، حضرت موسیٰ اور حضرت عیسی علیہم السلام کی ہجرت کا تذکرہ کرتا ہے، چونکہ انسانیت کے باپ آدم نے آسمان سے زمین کی طرف ہجرت کی تھی، اس لیے اسلام کی روایت تمام انسانوں کو مہاجر مانتی ہے۔ لہٰذا، انسانیت کا ابتدائی آبائی وطن جنت ہے، جب کہ زمین عارضی منتقلی کی جگہ ہے۔ جیسا کہ حضور علیہ السلام کے بہت سے اقوال میں ہجرت اور مہاجرت کے بیان ہے حضور نبی کریم ﷺ ایک حدیث مبارکہ میں اپنے آپ کو ایک مسافر سے تشبیہ دیتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:

مالي وللدنيا؟ما أنا في الدنيا إلا كراكب استظل تحت شجرة ثم راح وتركها۔[۴]

مجھے دنیا سے کیا مطلب ہے؟ میری اور دنیا کی مثال ایسی ہے جیسے ایک سوار ہو جو ایک درخت کے نیچے سایہ حاصل کرنے کے لیے بیٹھے، پھر وہاں سے کوچ کر جائے اور درخت کو اسی جگہ چھوڑ دے۔

۴۔ ہجرت کی اقسام

علماء نے ہجرت کی کئی اقسام بیان کی ہیں جیسے: دار الحرب سے دار الاسلام کی طرف ہجرت کرنا، (ہجرت مدینہ بھی اسی میں شامل ہے جو انسانی تاریخ کی سب سے معزز اور بہترین ہجرت ہے۔ اور تمام ہجرتوں کے سروں کا تاج ہے)۔ ایسی زمین سے ہجرت کرنا جہاں بدعات عام ہو چکی ہوں، حرام چیزوں کے زیر تسلط زمین کو چھوڑنا، جسمانی بیماری و نقصان سے ہجرت کرنا، کسی وبا زدہ ملک سے خوشگوار ملک کی طرف ہجرت کرنا شامل ہیں۔ سلطان العلماء العز بن عبد السلام کے نزدیک ہجرت کی دو بنیادی اقسام ہیں: جن میں وطن سے ہجرت اور گناہ سے ہجرت کرنا شامل ہے ان

[۴] الترمذي، أبو عیسی محمد بن عیسی، **السنن الترمذی**، (بیروت: دار الغرب الإسلامي، ۱۹۹۶ء)، ۱۶۶:۴، رقم: ۲۳۷۷

دونوں ہجرتوں میں گناہ اور نافرمانی سے ہجرت کرنا فضلیت کا باعث ہے کیونکہ یہ ہجرت رحمن کو راضی کرتی ہے اور نفس اور شیطان کو مجبور کرتی ہے۔[5]

اور اسی ہجرت کی طرف حضور ﷺ نے بھی حکم دیا جب سائل نے پوچھا:

ای الهجرة افضل ؟ فقال : من ہجر ما حرم الله [6]

(رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا): کون سی ہجرت افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "جس نے اللہ کی حرام کردہ چیزوں کو چھوڑ دیا۔

عصر حاصر کے تناظر میں ہجرت یا نقل مکانی کی درج ذیل اقسام ہیں:

۴.۱ اندرون ملک ہجرت یا نقل مکانی کرنا

ایک ہی وطن میں ایک علاقے سے دوسرے علاقے میں رہنے والوں کی ہجرت ہے، یعنی ریاست کی سرحدوں کے اندر نقل مکانی کرنا اس کی مثال جیسے لاہور سے کراچی ہجرت کرنا یا دیہی علاقوں سے شہروں کی طرف ہجرت کرنا ہے۔

۴.۲ بیرون ملک ہجرت یا نقل مکانی کرنا

اس سے مراد کسی ملک میں بسنے والے افراد کی اپنے وطن سے دوسرے ممالک کی طرف ہجرت ہے، یعنی ریاست کی سرحدوں سے باہر نقل مکانی کرنا۔

۴.۳ خفیہ ہجرت یا نقل مکانی کرنا

عصر حاضر میں یہ ہجرت اور نقل مکانی کی سب سے خطرناک قسم ہے کیونکہ اس میں بہت سے منفی عوامل شامل ہوتے ہیں حتی کہ نقل مکانی کرنے والے اپنی زندگی سے بھی ہار جاتے ہیں اور کئی مرتبہ ایسی ہجرت یا نقل مکانی کرنے والوں کو گرفتار کرکے ان کی زندگی کو خطرے میں ڈال دیا جاتا ہے۔ ذیل میں غیر قانونی طریقے سے ہجرت کرنے والے افراد جو مختلف حادثات کی بنا پر اموات کا شکار ہوئے ان کی تفصیل تصویر میں واضح کی جاتی ہے۔

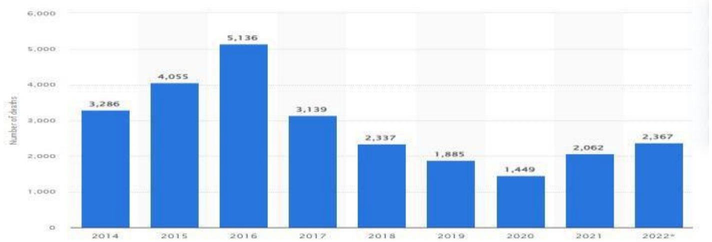

[5] عبد السلام، عزالدین عبد العزیز بن، **شجرة المعارف والأحوال وصالح الأقوال والأعمال**، (بیروت: دار الفکر المعاصر، ۱۹۹۸ء)، ۳۸۳۔

[6] السجستانی، أبو داود سلیمان بن الأشعث، **سنن أبي داود**، (بیروت: دار الفکر، س،ن) رقم: ۱۴۴۹۔

۴.۴ / ۲۰۱۴ سے ۲۰۲۲ تک بحیرہ روم میں تارکین وطن کی ریکارڈ شدہ اموات کی تعداد

۲۰۲۲ میں ایک اندازے کے مطابق ۲،۰۶۲ تارکین وطن بحیرہ روم کو عبور کرتے ہوئے ہلاک ہوئے۔ تاہم بحیرہ روم میں ریکارڈ ہونے والی اموات کی درست تعداد کا تعین نہیں کیا جا سکتا۔ مثال کے طور پر ۲۰۱۴ اور ۲۰۱۸ کے درمیان ڈوبنے والے تقریباً ۱۲ ہزار افراد کی کبھی خبر نہ مل سکی۔[۷]

۵. ہجرت کے اسباب

ایک ملک سے دوسرے ملک ہجرت کرنے کے کئی اسباب ہیں جن میں سے نمایاں ترین اسباب درج ذیل ہیں:

۵.۱ بہتر مستقبل کا حصول

بہتر مستقبل کی تلاش میں کسی دوسرے شہر یا ملک کی طرف ہجرت کرنا۔ اس کی موجودہ صورت حال میں ہم ترقی پذیر ممالک سے ترقی یافتہ ممالک کی طرف ہجرت کرنے والے افراد کی مثال دے سکتے ہیں۔ ملک پاکستان کے قیام کو ۷۵ سال گزر چکے ہیں اور نوجوانوں کی ایک بڑی تعداد، جنھیں کسی بھی ملک کی ترقی اور روشن مستقبل کا ضامن سمجھا جاتا ہے وہ اپنے ملک میں نہیں رہنا چاہتے۔ ارد گرد نظر دوڑائیں تو ہر دوسرا دوست یا عزیز کسی یورپی ملک میں زندگی گزارنے کے خواب دیکھ رہا ہے۔

۵.۲ قحط اور خشک سالی

وہ تمام ممالک جن میں رہنے والے افراد کا واحد انحصار زراعت اور کاشت کاری پر ہوتا ہے ان کے لیے خشک سالی کا ایک دور بھی تباہی و بربادی کا باعث بن سکتا ہے۔ متعدد ممالک میں بشمول صومالیہ، کینیا، اور ایتھوپیا تیزی سے خشک سالی کا شکار ہو رہے ہیں، جس سے لاکھوں شہری خوراک اور فصلوں کو اگانے کی صلاحیت سے محروم ہیں۔ وہ اپنے مویشیوں اور اپنی روزی روٹی کے لیے ناکافی خوراک پر انحصار کرتے ہیں۔ خشک سالی کے نتیجے میں لوگ صاف پانی تک رسائی سے محروم کر دیتی ہے، جس کی وجہ سے وہ اکثر گندے پانی کو نہانے، پینے اور فصلوں کو اگانے کے واحد متبادل کے طور استعمال کرتے ہیں۔ اور پھر بالآخر اس جگہ سے ہجرت کر کے کسی دوسری جگہ روانہ ہو جاتے ہیں۔

۵.۳ سیلاب

ہجرت کے موسمی اسباب میں سے ایک سبب سیلاب بھی ہے جس کی وجہ سے لوگ ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہو جاتے ہیں (Cornell University) کارنیل یونیورسٹی کی ۲۰۱۷ میں شائع ہونے والی ایک رپورٹ کے مطابق، موسمیاتی تبدیلیوں کی وجہ سے سال ۲۰۶۰ تک ۱.۴ بلین افراد جبری نقل مکانی کا سبب بن سکتے ہیں۔ اور ۲۱۰۰ تک، ان کا اندازہ ہے کہ یہ تعداد ۲ ارب سے تجاوز کر جائے گی۔[۸]

---

[۷] https://www.statista.com/statistics/۱۰۸۲۰۷۷/deaths-of-migrants-in-the-mediterranean-sea

[۸] https://news.cornell.edu/stories/۲۰۱۷/۰۶/rising-seas-could-result-۲-billion-refugees-۲۱۰۰

۵.۴ زلزلے

زلزلہ ایک قدرتی آفت ہے اس کی وجہ سے بھی بہت سارے لوگ ہجرت اور نقل مکانی کرتے ہیں۔

۵.۵ جنگیں اور تنازعات

دنیا بھر میں جبری نقل مکانی کا سب سے عام عنصر جنگیں اور تنازعات ہیں۔ حال ہی میں میانمار میں روہنگیا مسلمانوں نے ہجرت کی۔ ملک کی تقریباً ۷۵ فیصد مسلم آبادی تشدد اور انسانی نسل کشی کے نتیجے میں پڑوسی ملک بنگلہ دیش کی طرف ہجرت کر گئی ہے۔

آکسفورڈ یونیورسٹی کے (Refugee Study Center) کے مطابق، ۲۱ویں صدی کے اکثر حصے مشرق وسطیٰ میں جبری نقل مکانی ایک معمول رہا ہے۔ شام کی مہلک خانہ جنگی کی وجہ سے جبری ہجرت کرنے والے افراد ۱۱ ملین سے زیادہ ہیں۔ آج تک تقریباً ۶.۲ ملین شامی اندرونی طور پر بے گھر ہیں۔ براعظم افریقہ میں سب سے زیادہ بے گھر ہونے والے افراد ڈیموکریٹک ریپبلک آف کانگو میں ہیں جہاں تقریباً ۶۰ لاکھ افراد مختلف تنازعات کے باعث اپنے گھروں سے بے گھر ہوئے ہیں۔ جنوبی سوڈان مسلسل تنازعات کی وجہ سے نقل مکانی کا شکار رہا ہے۔[۹]

۸ ہفتوں سے بھی زائد عرصے سے جاری غزہ اور اسرائیل کی جنگ میں دو طرفہ تباہی کے ساتھ ساتھ انسانی جانوں کا جتنا ضیاع ہوا ہے، اس کا صدمہ اور خوف متاثرہ علاقوں کے علاوہ بین الاقوامی سطح پر بھی شدت سے محسوس کیا جا رہا ہے۔ اس وقت غزہ کے ۲۰ لاکھ افراد بے گھر ہو کر اپنے شہر سے ہجرت کر چکے ہیں۔ اسرائیلی فوج کی جانب سے غزہ کے تمام علاقوں میں زمینی کارروائی جاری ہے اور اس نے وہاں موجود ۲۰ لاکھ عام شہریوں کو 'المواصی' کے 'انسانی بنیادوں پر بنائے گئے زون' میں جانے کی ہدایت کی ہے۔ یہ زون صرف آٹھ اعشاریہ پانچ مربع کلومیٹر رقبے پر محیط ہے جو اسلام آباد میں واقع بین الاقوامی ایئرپورٹ کے رقبے سے بھی کم ہے۔ یاد رہے کہ اسلام آباد انٹرنیشنل ایئرپورٹ ۱۳ مربع کلومیٹر سے زیادہ رقبے پر پھیلا ہوا ہے۔[۱۰]

۵.۶ معاشی حالات

ہجرت کے اہم اسباب میں سے ایک سبب معاشی چیلنجز ہیں جو ترقی پذیر ممالک کے افراد کو کسی ترقی یافتہ اور بہتر جگہ منتقلی پر ابھارتے ہیں۔ اقوام متحدہ کی ۲۰۱۸ کی ورلڈ مائیگریشن رپورٹ کے مطابق مغربی افریقہ میں ہجرت کا ایک بڑا محرک کمزور معاشی حالات ہیں جہاں عارضی اور مستقل تارکین وطن عام طور پر نائیجیریا اور مالی جیسے ممالک سے گھانا اور کوٹ ڈی آئیور منتقل ہوتے ہیں تاکہ کام کر سکیں اور اپنے خاندان کی کفالت کر سکیں۔ نائیجر دنیا کی سب سے تیزی سے بڑھتی ہوئی آبادی میں سے ایک ہے (۲۰۵۰ تک یہ ۲۰۱۷ کے اعداد و شمار کے مقابلے میں تین گنا ہونے کی توقع ہے)۔ تاہم، یہ ملک ملازمتوں کی مانگ کو برقرار رکھنے سے قاصر ہے اس لیے لوگ دوسرے ملکوں کی طرف ہجرت کر جاتے ہیں۔[۱۱]

---

[۹] https://www.rsc.ox.ac.uk/research/dispossession-forced-migration-middle-east

[۱۰] https://www.bbc.com/urdu/articles/c۴n۰nzln۴۲ro

[۱۱] https://www.iom.int/sites/g/files/tmzbdl۴۸۶/files/country/docs/china/r۵_world_migration_report_۲۰۱۸_en.pdf

۶. جبری ہجرت اور اس کے اثرات

جبری ہجرت کسی بھی فرد، معاشرے یا ملک کے لیے ایک مشکل صورتحال ہوتی ہے کیونکہ اس ہجرت میں افراد معاشرہ کی پسند اور رضامندی شامل نہیں ہوتی ہے اس کرہ ارضی نے جبری نقل مکانی کی بہت سی مثالیں دیکھی ہیں۔ اور ان تمام مثالوں سب سے بڑی مثال ہجرت مدینہ ہے۔ مکہ شہر کے نامساعد سماجی وسیاسی حالات کے پیش نظر اور اہل مدینہ کی پر زور دعوت پر حضرت محمد ﷺ نے اپنے صحابہ اکرام کی ہمراہی میں ۶۲۲ء میں مدینہ میں ہجرت کی۔ ۱۹۴۷ء میں ہندوستان اور پاکستان کی تقسیم اور آزادی کے موقع پر بڑے پیمانے پر انسانی ہجرت کی ایک مثال موجود ہے جس میں دونوں اطراف سے ایک کروڑ سے زائد افراد نے ہجرت کی۔ ایک کم وقت میں اتنی زیادہ تعداد میں ہجرت بھی تاریخ کی ایک منفرد مثال ہے۔

کسی بھی سال میں، دسیوں لاکھوں لوگ سیاسی تشدد، بھوک، محرومی، اور موسمیاتی تبدیلیوں سے بچنے کے لیے بے گھر ہوتے ہیں۔ ۲۰۲۲ کے آخر میں زبردستی بے گھر ہونے والے افراد کی تعداد ۱۰۸ء۴ ملین سے تجاوز کر گئی۔ [۱۱] اس میں ۳۵ء۳ ملین مہاجرین، ۵ء۴ ملین پناہ کے متلاشی، ۶۲ء۵ ملین اندرونی طور پر بے گھر افراد، یا IDPs، اور ۴ء۴ ملین بے وطن افراد شامل ہیں۔ مہاجرین، پناہ گزین اور تارکین وطن کی تعداد میں اضافے کو درج ذیل گراف میں بیان کیا گیا ہے:

۶.۱. جبری ہجرت کے اعداد و شمار

جبری ہجرت کے ان اعداد و شمار سے واضح ہوتا ہے کہ اس وقت دنیا میں مہاجرین اور پناہ گزین افراد کی بہت بڑی تعداد ہے جو اپنی زمین اور وطن سے دور ہے جس کی وجہ سے ان کے بے شمار مسائل کو سامنا ہے[۱۲]

۷. مہاجرین اور پناہ گزینوں کے مسائل

مہاجرین اور پناہ گزین جغرافیائی سرحدوں اور ثقافتی اطوار سے بالاتر ہو کر بے شمار مسائل اور چیلنجوں سے نبرد آزما ہیں۔ مہاجرین اور پناہ گزین اپنی خوراک، رہائش، لباس، صحت، اپنی حفاظت، اور ملازمت کے حصول میں گہری مشکلات کا سامنا کرتے ہیں۔ جسمانی مشقتوں کے ساتھ ساتھ بے شمار ذہنی سوچیں بھی ان کو گھیرے رکھتی ہیں ذیل میں مہاجرین اور پناہ گزینوں کے اہم مسائل کی نشاندہی کی جاتی ہے:

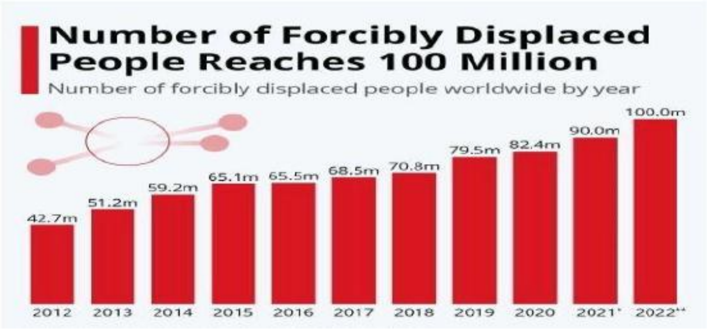

[۱۲] UNHCR. "Global Trends Report ۲۰۲۲." June ۱۴, ۲۰۲۳

۷.۱ اجنبی اور غیر مانوس زبانیں

انسانی زندگی میں زبان وہ پہلا اور بنیادی ربط ہے جس سے تمام انسانی تعلقات استوار ہوتے ہیں۔ جب پناہ گزین کسی نئی جگہ پر آتے ہیں۔ سب سے پہلے وہاں کی زبان سیکھنا ایک اہم عنصر ہے، جو کسی بھی عمر کے افراد کے لیے کبھی بھی آسان چیز نہیں ہے۔ مہاجرین اور پناہ گزین جب تک زبان نہیں سکتے ہیں ان کے اس معاشرے میں اپنے وجود کو برقرار رکھنا مشکل ہو جاتا ہے۔

۷.۲ رہائش کا مسئلہ

مہاجرین اور پناہ گزینوں کو اپنے ملک میں رہنے کی اجازت دینے والے مملک کے پاس رہائش کا کوئی معقول اور مناسب انتظام نہیں ہوتا ہے۔ پناہ گزینوں کو شہروں یا ان کے دیہی علاقوں سے دور جگہوں پر رہنے کے لیے بھیجا جاتا ہے۔ جیسے کسی چٹیل میدان یا صحرا میں رہنے کو جگہ دے دی جائے۔ شہروں میں رہنے کے لیے ایک مسئلہ قانونی دستاویزات کی فراہمی کا بھی ہے ہیں اور ان دستاویزات کو حاصل کرنے کا طریقہ کار نہایت کھٹن اور صبر آزما ہے۔ پھر اگر طویل انتظار کے بعد پناہ گزین اور مہاجرین مکان حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں تو انہیں مالک مکان (چاہے وہ ریاست ہو یا فرد دونوں صورتوں میں) استحصال کا نشانہ بناتے ہیں۔

۷.۳ ذہنی اور جسمانی صحت کے مسائل

دنیا بھر میں ۱ بلین سے زیادہ تارکین وطن ہیں یعنی اس وقت دینا کی کل آبادی میں سے ہر آٹھواں فرد مہاجر یا پناہ گزین ہے۔ کسی ملک اور معاشرے میں رہنے والے پناہ گزین اور تارکین وطن ایک متنوع معاشرتی گروہ ہوتا ہے ان کی صحت کے مسائل میزبان ملک میں رہنے والے افراد سے مختلف ہوتے ہیں کیونکہ پناہ گزین اور تارکین وطن اکثر جنگ، تنازعات، قدرتی آفات، ماحولیاتی انحطاط یا معاشی بحران سے متاثرہ معاشروں سے آئے ہوتے ہیں۔ وہ پہلے سے خوراک، پانی، صفائی ستھرائی اور دیگر بنیادی ضروریات سے محروم ہوتے ہیں جس کے نتیجے میں ان کے اندر متعدی امراض، خاص طور پر خسرہ، اور خوراک اور پانی سے پیدا ہونے والی بیماریوں کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔ پناہ گزینوں اور تارکین وطن کو زندگی کے تلخ اور تکلیف دہ حالات کی وجہ سے خراب دماغی صحت کا خطرہ بھی ہو سکتا ہے ان میں سے بہت سے لوگوں کو پریشانی اور اداسی، ناامیدی، سونے میں دشواری، تھکاوٹ، چڑچڑاپن، غصہ، ڈپریشن، جیسے مسائل کا سامنا ہے۔ میانمار کے مسلمان پناہ گزینوں کی ذہنی صحت کے حوالے سے کی گئی تحقیق کے نتائج درج ذیل ہیں:

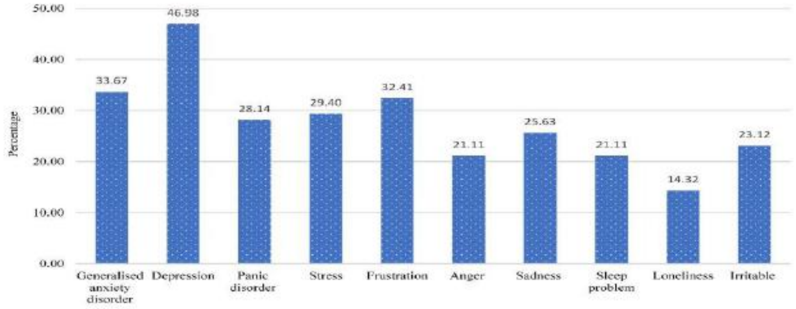

درج بالا تصویر سے واضح ہوتا ہے کہ مختلف حالات کی وجہ سے مہاجرین کی ذہنی صحت کی خرابی عام افراد سے کہیں زیادہ ہے جس میں ڈپریشن نمایاں ہے۔[۱۳]

۷.۴. مہاجرین اور پناہ گزین بچوں کے مسائل

مہاجرین اور پناہ گزین افراد میں بڑی تعداد بچوں کی ہے جو اپنے مستقبل کے بارے میں غیر یقینی صورت حال کا سامنا کر رہے ہیں۔ دینا کے مختلف ممالک بالخصوص ایران، پاکستان، ترکی اور بنگلہ دیش کے مہاجر کیمپوں میں ان بچوں کی حالت زار دیکھ کر یوں محسوس ہوتا ہے کہ وہ ایک "کھوئی ہوئی نسل" بننے کے حقیقی خطرے میں ہیں۔ ایسی نسل کو اپنی ذات مفادات اور مقاصد کے لیے استعمال کر سکتا ہے۔ مہاجر اور پناہ گزین بچے کل مہاجرین کی تعداد کا نصف سے بھی زائد حصہ ہیں جیسا کہ درج ذیل گراف سے واضح ہوتا ہے:

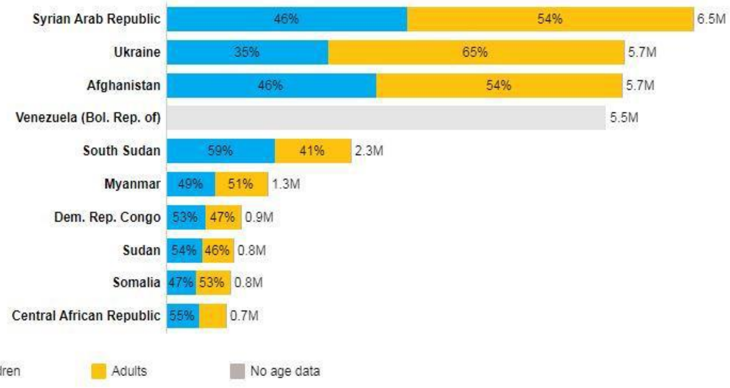

پناہ گزینوں کی میزبانی کرنے والے ممالک میں بچوں کی تعلیم و تربیت اور پرورش کرنا اب مہاجر خاندانوں کے سامنے سب سے پیچیدہ مسئلہ ہے۔ جو دنیا بھر کی توجہ کا محتاج ہے۔

۷.۵. مہاجر اور پناہ گزین خواتین کو درپیش مسائل

ان خواتین کی حالت زار کو اکثر نظر انداز کیا جاتا ہے حالانکہ انکی جدوجہد پورے معاشرے میں زیادہ ہوتی ہے پناہ گزین خواتین کے لیے مناسب صحت کی دیکھ بھال ایک مستقل مسئلہ ہے۔ دوران حمل کئی مرتبہ ان کو پیچیدہ مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے ۔ جس کی وجہ سے ماں اور پیدا ہونے بچے کی زندگی خطرات لاحق ہو جاتے ہیں۔

[۱۳] https://www.mdpi.com/۱۶۶۰-۴۶۰۱/۱۹/۲۲/۱۵۰۲۲

۷.۶ علاقائی تعصب کے مسائل

مہاجر اور پناہ گزین افراد کو ثقافتی، علاقائی اور نسلی تعصب کے مسائل بھی درپیش ہوتے ہیں اسی طرح بالخصوص پناہ گزین خواتین کئی مرتبہ جنسی تشدد اور انسانی سمگلنگ کا شکار ہو جاتی ہیں۔ پناہ گزین کیمپوں میں تحفظ کا فقدان ان خطرات کو بڑھاتا ہے، جس سے اس مسئلے کو جامع طور پر حل کرنا ضروری ہو جاتا ہے۔

۷.۷ تعلیم کے مسائل

مہاجرین اور پناہ گزین میں اکثر تعداد بچوں اور خواتین کی ہے اور ان دونوں طبقات کو اکثر تعلیم کی راہ میں رکاوٹوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے، جس سے ان کی ذاتی اور معاشی ترقی کے مواقع محدود ہو جاتے ہیں

۷.۸ ملازمت کا حصول

مہاجر اور پناہ گزین افراد کو روزگار اور معاش کے حصول میں اکثر رکاوٹوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ امتیازی سلوک، اجنبی زبان سے ناواقفیت اور ہنر مندی کے تربیتی پروگراموں کی کمی ان کی اپنی اور اپنے خاندان کی کفالت کرنے کی صلاحیت کو مزید کمزور کر دیتی ہے۔ اس کے علاوہ نقل و حمل کی ناکافی سہولیات بھی ان کی ضروریات زندگی کو پورا کرنے میں ناکام رہتی ہیں۔

۸. مہاجرین اور پناہ گزینوں کے مسائل کا حل: اسلام کے معاشی نظام کے تناظر میں

نبی کریم ﷺ کی زندگی کا ہر پہلو امت کی تعلیم و تربیت کا ذریعہ ہے، مکی زندگی ہو یا مدنی، حالت امن ہو یا حالت جنگ، ہجرت ہو یا جہاد، ہر صورت میں سیرت طیبہ امت مسلمہ کے لئے راہنمائی کا ذریعہ ہے، سیرت طیبہ کے ہر واقعے میں امت کے مسائل کا حل موجود ہے، مثلاً ہجرت حبشہ اور ہجرت مدینہ دو واقعات ہیں، لیکن ان واقعات کے تناظر میں مسلمانوں کو کئی پہلو سے راہنمائی ملتی ہے، ہجرت کا بنیادی مقصد مسلمانوں میں یہ جذبہ ابھارنا ہے کہ اسلامی نظریے کی حفاظت کے لئے اگر وطن چھوڑنا پڑے تو وطن کو خیر باد کہہ دیا جائے لیکن اسلامی نظریہ اور ایمان کو محفوظ رکھا جائے، جہاں مسلمانوں کو آزادی سے عبادت کرنے کی اجازت نہ ہو اور ظلم و بربریت کا سامنا ہو تو اس صورت میں انھیں یہی سرزمین چھوڑنے کا حکم دیا گیا ہے، گویا ایک مسلمان کے لئے مال و دولت اور جائیداد وجاگیر بلکہ اپنی جان اور اپنے اولاد سے زیادہ قیمتی اثاثہ ایمان اور اسلام ہے، اس کے بچاؤ کے لئے سب چیزوں کو قربان کرنا پڑے گا، جس کی زندہ مثال نبی کریم یانام کی سیرت طیبہ میں ہجرت حبشہ اور ہجرت مدینہ ہے۔

کوئی بھی معمولی کام بھی بغیر کسی مقصد اور ارادے کے نہیں کیا جاتا ہے چہ جائے کہ ہجرت جیسے عظیم کام کو کیسے بغیر مقصد کے کیا جاتا، ہجرت یعنی وطن چھوڑنا ظاہر آناکامی کی علامت ہے لیکن سیرت طیبہ سے پتہ چلتا ہے کہ یہ نبی کریم اسی می کنیم کی کامیابی تھی، نبی کریم اسی می کنیم نے بحیثیت سالار قوم جن مقاصد کے لئے ہجرت کی اس کے نتائج و ثمرات آپ لی ایم اور صحابہ کرام نے اپنی آنکھوں سے دیکھے، اور آج سیرت طیبہ کے مطالعے سے ہر ایک شخص اس کا اندازہ کر سکتا ہے، یہ نبی کریم لی میں انہم کی سیاسی حکمت عملی کا بین ثبوت ہے، ہجرت کے اس واقعہ سے کئی مسائل مستنبط ہوتے ہیں جن میں سے ایک اہم مسئلہ پناہ گزین کے حقوق اور فرائض اور مسائل و مشکلات کا حل ہے، آج مسلمان مختلف ممالک میں ہجرت کی زندگی گزار رہے ہیں، افغانستان کے مہاجرین، شام کے مہاجرین، لیبیا کے مہاجرین، وغیرہ نے مختلف ممالک میں پناہ لی ہے، ان لوگوں کے بے شمار مسائل مشکلات ہیں، جن کو اقوام متحدہ مختلف اوقات میں حل کرنے کی کوشش کرتی ہے، اس طرح ان لوگوں کے حقوق بھی ہیں جن کا

خیال رکھنا ضروری ہے، ہجرت حبشہ اور ہجرت مدینہ سے ان مسائل کے حل کے لئے تدابیر اور حکمت عملی مستنبط ہوتی ہے، جو عصر حاضر میں مہاجرین کے مشکلات کا حل اور مداوا بھی ہے۔

ہجرت حبشہ اور ہجرت مدینہ صرف ایک واقعہ نہیں ہے جو رونما ہو کر ختم ہوئی بلکہ یہ رہتی دنیا تک مسلمانوں پر ہونے والے مظالم سے نجات حاصل کرنے کے لئے ایک لائحہ عمل ہے، ہمیں یہ واقعات صرف عہد نبوت تک محدود نہیں رکھنا چاہئے بلکہ ہجرت حبشہ اور ہجرت مدینہ کے واقعات میں عصر جدید میں بھی پناہ گزین کے مسائل اور حقوق و فرائض سمیت سماج کے اہم مسائل کا حل اور معاشرتی امراض کا علاج موجود ہے، چنانچہ ایک عالم عرب کے ایک معاصر سیرت نگار علی نائف لکھتے ہیں:

إن بين أيدينا هجرة الرسول صلى الله عليه وسلم وفيها الدواء الناجع لكثير من أمراضنا وأوضاعنا وعللنا"[١٤] .

ہمارے سامنے رسول اللہ ﷺ کی ہجرت ہے جس میں ہمارے بہت سے بیماریوں کے لئے مفید دوا ہے۔

اللہ تعالی نے پوری امت مسلمہ کو یک جان قرار دیا ہے اور ان کے درمیان اجتماعیت پیدا کرنے کے حوالے سے مختلف مواقع پر احکام دیئے ہیں، چنانچہ پنج وقتہ نماز باجماعت کا قیام، نماز جمعہ اور عیدین کا اجتماعی طور پر ادا کرنا، حج جیسے فریضے کی ادائیگی اور اس طرح کے دیگر بہت سے احکام کے مقاصد میں سے اجتماعیت کا قیام اور مظاہرہ ہے۔ ہجرت کے مقاصد میں سے بھی ایک اہم مقصد یہ ہے کہ مسلمانوں کے درمیان اجتماعیت کی فضا قائم ہو سکے۔ ہجرت مدینہ سے پہلے مسلمان مختلف مقامات میں پھیلے ہوئے تھے اور ان کا کوئی مرکز نہیں تھا جس سے وہ پر امن طریقے سے اپنا رابطہ قائم کر سکیں۔ دکتور عبد اللہ فرماوی ہجرت کے مقاصد پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھتے ہیں:

ومن الدروس البارزة النافعة القيمة في الهجرة النبوية الشريفة : وجوب الوضوح في التعاملات بين المسلمين ، على أن تكون وفق ما شرع الله تعالى ورسوله ، ونابعة منه ، سواء أكانت هذه التعاملات في الجانب الاجتماعي أم في الجانب الاقتصادي ، للأمة المسلمة.[15]

ہجرت نبوی کے عظیم اور مفید دروس میں سے یہ ہے کہ مسلمانوں کے باہمی معاملات اللہ تعالی اور اس کے رسول سی پی ایم کے مقرر کردہ طریقوں کے مطابق ہوں چاہے وہ امت مسلمہ اجتماعی معاملات ہوں یا اقتصادی اور معاشی ہوں۔

۸.۱. مہاجرین اور پناہ گزین کے حقوق و فرائض

ہر انسان کی فطرت میں اللہ تعالی نے یہ بات رکھی ہے کہ وہ اپنے ملک و ملت سے محبت رکھتا ہے اور حتی الامکان اپنے آبائی وطن اور علاقے کو چھوڑنے پر راضی نہیں ہوتا، البتہ دینی یا دنیوی مجبوری اور عذر کی صورت میں انسان اپنا گھر بار چھوڑ کر دوسرے علاقے کی طرف ہجرت کرنے پر آمادہ ہو جاتا ہے۔ اور جب کوئی شخص اپنے دینی نظریے کے تحفظ کے لئے اپنا وطن چھوڑ کر ہجرت کے لئے کمربستہ ہو جائے تو جس ملک اور جس علاقے میں وہ پناہ لیتا ہے، اور وہ حکومت و ریاست اس کو پناہ دے دے تو اس ملک میں اس مہاجر کے جو حقوق و فرائض ہیں، اس کا لحاظ رکھنا اور اس کو

[١٤] الشحود، علي بن نايف، **دروس وعبر من الهجرة النبوية**، (بیروت: دار الفکر، ۱۹۹۸ء)، ۱۲۵

[15] الفرماوي، الدكتور عبد الحي، **دروس حركية من الجرة**، (مكة المكرمه، أم القرى، س، ن)، ۱۶

احسن طریقے سے سر انجام دینا حکومت اور عوام الناس کی ذمہ داری ہوتی ہے، ہجرت حبشہ اور ہجرت مدینہ کے تناظر میں وہ حقوق اور فرائض حسب ذیل ہیں۔

۸.۱.۱. مہاجرین اور پناہ گزین کے جان ومال کو تحفظ فراہم کرنا

پناہ گزین جو اپنے ملک و قوم اور اپنے آبائی علاقے کو خیر باد کہہ دیتے ہیں اس کی وجہ یہ ہوتی ہے، کہ وہاں اس کا جان ومال محفوظ نہیں ہوتا ہے، اب جس ملک میں جاتے ہیں وہاں ان کا جانا اس مقصد کے لئے ہوتا ہے کہ ان کو تحفظ مل جائے، اس حوالے سے اقوام متحدہ نے پناہ گزین کے لئے تین شرائط قرار دیئے ہیں:

ا۔ جس کو اپنے ملک میں سزائے موت کا خطرہ ہو۔

۲ تشدد اور حقارت آمیز غیر انسانی برتاؤ کا خطرہ ہو۔

۳۔ ایک عام شہری کی صورت میں براہ راست انفرادی یا اجتماعی طور پر کسی سے سنگین خطرہ ہو۔[۱۶]

جن خطرات کی وجہ سے ایک پناہ گزین کسی ملک میں پناہ لیتا ہے تو وہاں بھی اس کا یہ حق بنتا ہے کہ اس کو ان مراحل میں تحفظ دیا جائے، موت، تشدد اور غیر انسانی رویوں سے اس کی حفاظت کرنا اس ملک کی ذمہ داری ہے جس میں پناہ ملی ہوئی ہے، یہ ان کا شرعی اور بین الاقوامی حق بنتا ہے، سیرت طیبہ میں اس کی مثال ہجرت حبشہ ہے، حضرات صحابہ کرام جب حبشہ گئے تو وہاں نجاشی بادشاہ نے ان کو ہر قسم کا تحفظ فراہم کیا، ان کے مال وجان کے ساتھ ساتھ ان کے عقیدے کو بھی تحفظ فراہم کیا، اور مشرکین مکہ کے ظلم وستم سے ان کو بچایا۔

۸.۱.۱. پناہ گزین کے نظریے اور عقیدے کا تحفظ

مہاجرین کا یہ حق ہے کہ انھوں نے جس عقیدے کے تحفظ کے لئے ہجرت کیا ہے، اس عقیدے اور نظریے کو تحفظ دیا جائے، جس ملک میں اس نے پناہ لی وہاں کے حکمرانوں کی یہ ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ اس پناہ گزین کو تحفظ فراہم کرلیں، جیسا کہ صحابہ کرام کو معلوم ہوا کہ مکہ میں ان کے نظریے کے تحفظ میں ان کو مشکلات کا سامنا ہے تو انھوں نے نبی کریم یا ہم سے ہجرت کی اجازت لے لی، آپ ہم نے اُن کو حبشہ ہجرت کرنے کی اجازت دے دی۔ حبشہ میں نجاشی بادشاہ نے ان کو تحفظ فراہم کیا، حالانکہ مشرکین مکہ نے نجاشی کے دربار میں ان مہاجرین کے خلاف درخواست دائر کی کہ ان کو پناہ نہ دی جائے اور ان کو ہمارے حوالہ کیا جائے، لیکن اس کے باوجود نجاشی نے صحابہ کرام کو پناہ دی۔ صحابہ کرام کی نیشنلٹی وطن نہیں عقیدہ اور نظریہ تھا، اس لئے جب انھوں نے دیکھا کہ مکہ میں ان کے دین اور نظریے کی حفاظت نہیں ہو سکتی ہے تو انھوں نے اپنے مال و جائیداد کو اپنے عقیدے کے لئے قربان کیا، چنانچہ معاصر محقق علی بن نائف الشحوذ اس واقعہ کے دروس وعبر کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

لا بد أن تفهم هذه الهجرة فهما حقيقيا بأن جنسية المسلم ووطنه هي عقيدته ، فالمسلم تبعا لهذا المبدأ ، فلا يهن ولا يستكين ولا يقبل الذل ، ولا يقبل الخور والضعف " { ولا تمنوا ولا تحزنوا وأنتُمُ الْأَعْلَوْنَ إِن كُنتُمْ مُؤمنين) [۱۷]

---

[۱۶] Guaid for refugees ۲۰۱۳, www.unhcr.org۲۳

[۱۷] ال عمران، ۱۳۹:۳

. وفي خصم هذا الواقع المزري يحق لنا أن نتساءل : أين أخوة المهاجرين والأنصار من شعارات حقوق الإنسان المعاصرة الزائفة كهذا الدين القويم ؟[18]

ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم ہجرت کو حقیقی معنوں میں سمجھ لیں کہ مسلمان کی نیشنلٹی اور وطن اس کا عقیدہ ہے، چنانچہ مسلمان اس بنیادی محور کا تابع ہوتا ہے، لہذا نہ وہ ذلت اور رسوائی کو قبول کرے گا، اور نہ ہی ضعف اور کمزوری کو تسلیم کرے گا، جیسا کہ قرآن کریم میں ہے، اور بد دل نہ ہونا اور غم نہ کرنا اگر تم سچے مومن ہو تو تم ہی غالب رہو گے۔ اس واقعہ کی مناسبت سے یہ ہمارا حق بنتا ہے کہ ہم پوچھ لیں، کہ عصر حاضر میں انسانی حقوق کے نعروں میں انصار اور مہاجرین کی اخوت کہاں ہے، جس کی طرف دین اسلام نے ہمیں راغب کیا ہے؟

عقیدے اور نظریے کے دفاع کے لئے پناہ لینے کی صورت میں ان پناہ گزینوں کا یہ حق بنتا ہے کہ ان کے عقیدے کا خیال رکھا جائے، خواہ اسلامی ملک ہو یا سیکولر، کیونکہ صحابہ کرام نے حبشہ ہجرت کی اور حبشہ نصرانیوں کا ملک تھا اور حکومت بھی ان کی تھی لیکن انھوں نے مسلمانوں کے عقیدے کے تحفظ میں اس حد تک کردار ادا کیا کہ ان کے مخالفین کو بھی ناراض رخصت کیا، آج بھی شام، فلسطین، برما اور دیگر ممالک کے پناہ گزین کو عقیدے کے تحفظ کا موقع فراہم کرنے کی ضرورت ہے، امداد اور پناہ کے بدلے میں ان کے عقائد و نظریات سے کھیلنا شرعی اور بین الاقوامی قوانین کی کھلی خلاف ورزی ہے۔

۸.۱.۲. پناہ گزین کے ساتھ تعاون وتناصر

مہاجر کا یہ حق ہے کہ اس کی مدد کی جائے اور اس کو رہن سہن اور زندگی کے دیگر مراحل میں آسانی پیدا کی جائے، مشکلات و تکالیف سے بچایا جائے، آج عموماً جو پناہ گزین ہیں، وہ سخت تکلیف سے دوچار ہیں، کسی کے پاس کھانے کے لئے کچھ نہیں ہے تو کوئی سائے کے لئے شیلٹر کا محتاج ہے، کسی کے پاس موسم کا لباس نہیں ہے تو کوئی بیماری کے علاج سے قاصر ہے، حالانکہ یہ لوگ جس ملک میں پناہ لیتے ہیں، اس ملک کے حکمرانوں اور عوام کی یہ ذمہ داری بنتی ہے کہ ان لوگوں کے مشکلات میں ان کا سہارا بن جائے، صرف اس ملک کا نہیں بلکہ بین الاقوامی دنیا کی ایک اہم ذمہ داری ہے، کہ وہ اس میں بھرپور تعاون کرلیں۔ ہجرت حبشہ اور ہجرت مدینہ کے تناظر میں مہاجر کے تعاون و تناصر کو موضوع بحث بناتے ہوئے مشہور سیرت نگار رمضان البوطی لکھتے ہیں:

وجوب نصرة المسلمين لبعضهم مهما إختلفت ديارهم وبلادهم ما دام ذلك ممكناً. فقد اتفق العلماء و الأئمة على أن المسلمين إذا قدروا على إستنقاذ المستضعفين أو المأسورين أو المظلومين من إخوانهم المسلمين، في أي جهة من جهات الأرض، ثم لم يفعلوا ذلك فقد باوا بإثم كبير.[19]

جہاں تک ممکن ہو مسلمانوں پر اپنے بھائیوں کی مدد کرنا فرض ہے، خواہ وہ دوسرے علاقوں اور ملکوں کے رہنے والے ہوں۔ علماء اور ائمہ کا اس بات پر اتفاق ہے کہ اگر مسلمان روئے زمین کے کسی حصے میں اپنے کمزور، مقید یا مظلوم مسلمان بھائیوں کی مدد کرنے اور انھیں ظلم سے نجات دلانے پر قادر ہوں، اسکے باوجود ایسا نہ کریں تو وہ سب گناہ گار ہوں گے۔

---

[18] الشحود، علي بن نايف، **دروس وعبر من الهجرة النبوية**، (بيروت: دار الفكر، ۱۹۹۸ء)، ۲٦.

[19] البوطي، محمد سعيد رمضان، **فقه السيرة**، (بيروت: دار الفكر، ۱۳۹۷ھ)، ط: السابعة، ۱۷۳

عہد حاضر میں اقوام متحدہ اور دیگر کئی ممالک مختلف پناہ گزینوں کو پناہ دے رہے ہیں، اور مختلف میادین میں ان کی امداد کر رہے ہیں، سب سے پہلے اس کے لئے ہنگامی رہائش گاہ کا بندوبست ان کا حق ہے، اس کے بعد ہنگامی دیکھ بھال کا فریضہ ہے، لیکن افسوس کہ آج مختلف ممالک میں پناہ گزین کی مدد اور ابتدائی دیکھ بھال کا بھی فوری انتظام نہیں کیا جاتا، جس کے نتیجے میں وہ بے سہارا لوگ گرمی کی شدت یا سردی کی ٹھنڈی لہروں کی وجہ سے زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں، جس کی مثال وقتاً فوقتاً اخبارات اور میڈیا پر شائع ہونے والے امت مسلمہ کے مظلومین کے واقعات ہیں، جیسا کہ برما اور شام کے مہاجرین کی ناگفتہ بہ حالت ہے۔

۸.۱.۳. مہاجرین اور پناہ گزینوں کا عزت واکرام

ہجرت عزت کی علامت ہے، بے عزتی کی علامت نہیں ہے، افسوس کہ آج مہاجر کو حقارت کی نظر سے دیکھا جاتا ہے، مہاجرین جس ملک میں رہتے ہیں، وہاں کے اکثر لوگ ان کو اپنے اوپر بوجھ سمجھتے ہیں، ان کو ان کا حق نہیں دیتے ہیں، ان کو ڈرنے اور مقابلہ نہ کرنے کا عار دیا جاتا ہے، حالانکہ عزت اور ذلت کا مالک اللہ تعالیٰ ہے۔ حکومت، عہدیدار اور صاحب اقتدار و سرمایہ دار عزت دینے اور لینے کا اختیار نہیں رکھتے ہیں، قرآن نے واضح تصریح کی ہے کہ عزت دینے والی ذات اللہ تعالیٰ کی ہے، جس کو چاہے عزت دیتا ہے اور جس کو چاہے ذلت سے دوچار کر دیتا ہے۔[۲۰]

مادیت کے اس دور میں لوگ انسانوں اور حکومتوں کو عزت کا منبع قرار دیتے ہیں، جبکہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: أيبتغون عندهُمُ الْعِزَّةَ فَإِنَّ الْعِزَّةَ لِلَّهِ جَمِيعًا[۲۱] کیا آپ ان کے ہاں عزت ڈھونڈتے ہیں، پس بیشک تمام تر عزت اور برتری اللہ تعالیٰ کے ہاں ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ہر حکم کی تعمیل میں انسان کے لئے عزت و وقار کا سامان ہے. اس لئے مہاجرین کو حقارت کی نظر سے نہیں دیکھنا چاہئے، بلکہ ان کو عزت دینے اور حوصلہ دینے کی ضرورت ہے، اس حوالے سے اس علاقے کے لوگوں میں آگہی پھیلانے کی ضرورت ہے، جہاں پناہ گزین مقیم ہوتے ہیں۔ پناہ گزین ایک طرف اپنے وطن کو چھوڑتے ہیں تو دوسری طرف ان کے ساتھ حقارت آمیز رویہ رکھا جاتا ہے جس سے ان کی حوصلہ شکنی ہوتی ہے۔

۲۰۱۲ میں جبری طور پر ہجرت اور نقل مکانی کرنے والے افراد ملین ۴۲ء۷ تھے جب دس بعد ۲۰۲۲ میں یہ تعداد بڑھ کر ۱۰۰ ملین پہنچ چکی ہے۔ ان جبری ہجرت کرنے والوں میں زیادہ تعداد مسلمان ممالک کے افراد کی ہے۔ اس تعداد کو اقوام متحدہ کے بیان کردہ اس گراف سے واضح کیا جاتا ہے:[۲۲]

۵۲٪ Originate from just three countries

Syrian Arab Republic	٦.۵ million
Afghanistan	٦.١ million
Ukraine	۵.۹ million

[۲۰] آل عمران، ۳:۲۶

[۲۱] النساء، ۴:۱۳۹

[۲۲] https://www.unhcr.org/refugee-statistics/

جس طرح پوری دنیا میں زیادہ تر پناہ گزین اور مہاجرین مسلمان ممالک سے تعلق رکھتے ہیں۔ اسی طرح دنیا بھر میں ان مہاجرین اور پناہ گزین افراد کو جن ممالک نے اپنے وطن میں رہنے کی اجازت دی ہوئی ہے اعداد و شمار سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ نقل مکانی کرنے والے زیادہ تر لوگوں کے میزبان امیر ممالک نہیں بلکہ کم اور متوسط آمدنی والے ممالک ہیں۔" یو این ایچ سی آر" کے مطابق ۴۶ کم ترین ترقی یافتہ ممالک کا عالمگیر جی ڈی پی میں حصہ ۱.۳ فیصد سے بھی کم ہے لیکن وہ دنیا بھر میں پناہ گزینوں کی ۲۰ فیصد سے زیادہ تعداد کی میزبانی کر رہے ہیں۔ ادارے کا مزید کہنا ہے کہ نقل مکانی کرنے والوں اور ان کے میزبان ممالک کی مدد کے لئے ۲۰۲۲ میں مہیا کردہ مالی وسائل ضروریات کے مقابلے میں کم تھے اور اس برس بھی یہی صورتحال ہے۔ دنیا میں جبری ہجرت کرنے والوں کو جن ممالک نے پناہ دے رکھی ہے ان کے اعداد و شمار درج ذیل ہیں:[۲۳]

۳.۴million Hosted in the Islamic Republic of Iran and Turkey

Islamic Republic of Iran	۳.۴ million
Turkey	۳.۴ million
Germany	۲.۵ million
Colombia	۲.۵ million
Pakistan	۲.۱ million

۸.۲. زکوۃ و صدقات کے مالی نظام کے ذریعے مہاجرین اور پناہ گزینوں کے مسائل کا حل

نظام زکوۃ کو اسلام کے معاشی نظام میں کلیدی حیثیت حاصل ہے۔ حضور ﷺ نے اپنی حیات طیبہ میں زکوۃ کی وصولی اور تقسیم کا ایک منظم نظام قائم کیا اور بعد ازاں خلفاء راشدین نے اس نظام کو مزید مستحکم کیا اور وسعت دی۔ حتیٰ کہ زکوۃ ادا نہ کرنے والوں سے جہاد کیا۔ نظام زکوۃ کا قیام اسلامی ریاست کی بنیادی ذمہ داریوں میں سے ایک ذمہ داری ہے۔ ایک تحقیق کے مطابق اگر صرف ملک پاکستان میں زکاۃ کو اسلامی اصولوں کے مطابق وصول کیا جائے تو وہ GDP کا ۷ فی صد بنتی ہے اور یہ اتنی مقدار ہے کہ اس سے ملک پاکستان میں نہ صرف مہاجرین بلکہ عام افراد کا نظام حیات بہتر ہوگا۔ اسی زکوۃ و صدقات کے نظام کو فعال کرتے ہوئے مہاجرین کے درج ذیل مسائل کو حل کیا جاسکتا ہے

۸.۲.۱. غربت و افلاس کا خاتمہ

پناہ گزین کا ایک بنیادی مسئلہ غربت و افلاس ہے، اس لئے اسلامی تعلیمات اور بین الاقوامی قوانین کے تناظر میں ان کا یہ حق بنتا ہے کہ ان کے معاش کو مستحکم کیا جائے، ابتداء میں پناہ گزین کے ساتھ تعاون و تناصر کا سلسلہ جاری رکھنا چاہئے تاکہ ان کے کھانے پینے اور رہائش کا بندوبست ہو سکے لیکن مستقل بنیادوں پر ان کو روزگار کے مواقع فراہم کرنے کی بڑی ضرورت ہے، اس ذمہ داری کو احسن طریقے سے نہ سرانجام دینے کی وجہ سے اکثر پناہ گزین بھکاری بن جاتے ہیں جس میں ایک طرف ان کی اپنی عزت نفس مجروح ہوتی ہے تو دوسری طرف وہ معاشرے پر بھی بوجھ

[۲۳] ایضا

بن جاتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ جب مدینہ منورہ تشریف لے گئے تو انصار کے معاش مستحکم کرنے کے لئے پہلے مہاجرین اور انصار کے درمیان مواخات قائم کیا، پھر ان کو تجارت کے مواقع فراہم کئے۔ مواخات میں انصار نے مہاجرین کے معاشی استحکام کے لئے جو قربانی دی، تاریخ اس کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے۔[۲۴]

۸.۲.۲. ہسپتال اور صحت کی سہولیات

مہاجرین اور پناہ گزینوں کو مفت یا کم قیمت پر ہسپتال کی سہولیات فراہم کی جائیں اور زکوٰۃ و صدقات کے ذریعے مہاجر کیمپوں میں صحت کے بینادی یونٹ کا قیام عمل میں لایا جائے۔

۸.۲.۳. رہائش گاہوں کی تعمیر

زکوٰۃ کے فنڈز کے ذریعے مہاجرین اور پناہ گزینوں کے لیے گھروں کو تعمیر کیا جائے تاکہ وہ موسمی شدت کا مقابلہ کر سکیں۔ ان گھروں کا مناسب کرایہ بھی رکھا جاسکتا ہے۔ اس کی ادائیگی سے میزبان ممالک پر بوجھ بھی نہیں ہو گا اور معاشی نظام چلتا رہے گا۔

۸.۲.۴. اسکولوں کی تعمیر

پناہ گزینوں کے بچوں کو مفت یا سستی تعلیم فراہم کرنے کے لیے اسلامی اسکول قائم کریں یا زکوٰۃ کے ساتھ موجودہ اسکولوں کی مدد کریں۔

طلباء کی سرپرستی اور معاونت کے لیے معاشرے کے افراد اپنا کردار ادا کریں تاکہ مہاجر بچے تعلیم سے محروم نہ رہیں اور مستقبل میں اپنی اور اپنے خاندان کی کفالت کر سکیں۔

۸.۲.۵. ملازمت اور روزگار کے مواقع فراہم کرنا

روزگار کے نئے مواقع پیدا کرنے اور پیشہ ورانہ ادارے قائم کرنے کے لیے زکوٰۃ اور خیراتی فنڈز کو استعمال کیا جائے۔ زکوٰۃ، سماجی انصاف پر زور دینے کے ساتھ، بے روزگاری اور غربت سے نمٹنے کا ایک طاقتور ذریعہ ہے۔ زکوٰۃ و صدقات کی مدد سے پیشہ ورانہ اداروں کا قیام نہ صرف مہاجرین کو قابل قدر مہارت فراہم کرے گا بلکہ ملک کی مجموعی اقتصادی ترقی میں بھی حصہ ڈالے گا۔ یہ ادارے وقت کے تقاضوں کو سامنے رکھتے ہوئے مختلف شعبوں میں تربیت فراہم کر سکتے ہیں۔

۸.۲.۶. اسلامی بینکوں اور مالیاتی اداروں کی فعالیت

عصر حاضر میں اسلامی بینکوں اور مالیاتی اداروں کی اہمیت معاشی نظام واضح ہے۔ تمام اسلامی بینکوں اور اسلامی مالیاتی کو مہاجرین و پناہ گزینوں کی بحالی کے لیے اپنا کردار ادا کرنا چاہیے۔ قرض حسنہ کا اجراء کیا جائے اسی طرح ان منصوبہ جات کی حوصلہ افزائی کریں جس کی مدد سے مہاجرین اور پناہ گزینوں کی مدد ہو سکے اور اپنے معاشی مسائل کو حل کر سکیں۔

[۲۴] خطاب، محمود شیت، **الرسول القائد**، (بیروت: دار الفکر، ۱۴۲۲ھ)، ۱۵۳۔

۹. خلاصہ بحث

اس کرہ ارضی پر ہجرت ایک عام انسانی سرگرمی ہے۔ انسان ہمیشہ ایک ملک، علاقے، اور رہنے کی جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوتا رہتا ہے۔ ہجرت کی کئی اقسام ہیں مگر اس میں سب سے مشکل ہجرت تنازعات اور جنگوں کی صورت میں اپنے گھر اور وطن چھوڑنے کی ہے۔ دنیا بھر میں مہاجرین اور پناہ گزینوں کی بہت بڑی تعداد ہے مگر ان میں زیادہ تر افراد کا تعلق اسلامی ممالک سے ہے جس کے مختلف اسباب کو مقالہ میں بیان کیا گیا ہے۔ مہاجرین اور پناہ گزینوں کے مسائل عام رعایہ سے مختلف اور زیادہ گھمبیر ہوتے ہیں جن میں خوراک، رہائش، ملازمت، صحت کی دیکھ بھال، تحفظ جان و مال اور دیگر مسائل شامل ہیں اگر اسلام کے معاشی نظام زکوۃ و صدقات کو اسلامی اصولوں کے مطابق فروغ دیا جائے تو ان مسائل پر قابو پایا جا سکتا ہے یہ مقالہ اسلام کے معاشی اصولوں کے تحت مہاجرین اور پناہ گزینوں کو درپیش چیلنجوں سے نمٹنے کے لیے جدید حل کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔

۱۰. سفارشات

۱. اسلامی کے مالیاتی نظام میں زکوۃ کی ادائیگی پر خصوصی توجہ دی جائے اور اس کو مہاجرین اور پناہ گزینوں کی بہبود کے لیے خرچ کیا جائے۔
۲. پناہ گزینوں کو عملی ہنر فراہم کرنے کے لیے اسلام کے معاشی اصولوں کے مطابق پیشہ ورانہ ادارے قائم کیے جائیں تاکہ ان کے روزگار کے مسائل کا حل میسر آسکے، ان کی ملازمت اور خود کفالت میں اضافہ کریں۔
۳. اسلامی مالیاتی اداروں اور اسلامی بینکوں کو چاہیے وہ ایسے منصوبوں میں سرمایہ کاری کریں جن سے براہ راست پناہ گزینوں اور مہاجرین کو فائدہ پہنچے۔
۴. ایسے پروگرامز کا انعقاد کیا جائے جو مہاجرین اور پناہ گزینوں کے حقوق و فرائض کے بارے میں آگاہی فراہم کریں۔
۵. زکوۃ و صدقات کے نظام کو فعال کیا جائے اور اس کی مدد سے مہاجرین اور پناہ گزینوں کے لیے ہسپتال قائم کیے جائیں۔
۶. اخوت و بھائی چارے کو فروغ دیا جائے تاکہ مہاجرین و پناہ گزیں میں عدم تحفظ کا احساس کم ہو سکے۔

مصادر و مراجع

افریقی، ابن منظور، **لسان العرب**، (القاہرہ: دار المعارف، ۱۹۸۵ء)

البوطي، محمد سعید رمضان، **فقه السيرة**، (بیروت: دار الفکر، ۱۳۹۷ھ)

الترمذي، أبو عیسی محمد بن عیسی، **السنن الترمذی**، (بیروت: دار الغرب الإسلامي، ۱۹۹۶ء)

الرازي، محمد بن ابو بکر، **مختار الصحاح** (بیروت: دائرة المعاجم في مكتبه لبنان، ۱۹۸۶ء)

السجستاني، أبو داود سلیمان بن الأشعث، **سنن أبي داود**، (بیروت: دار الفکر، س،ن)

الشحود، علي بن نایف، دروس وعبر من الهجرة النبوية، (بیروت: دار الفکر، ۱۹۹۸ء)

الفرماوي، الدكتور عبد الحي، دروس حركية من الحجرة، (مكة المكرمه، أم القرى، س،ن)

خطاب، محمود شیت، **الرسول القائد**، (بیروت: دار الفکر، ۱۴۲۲ھ)

عبد السلام، عز الدین عبد العزیز بن، **شجرة المعارف والأحوال وصالح الأقوال والأعمال**، (بیروت: دار الفکر المعاصر، ۱۹۹۸ء)